سید محمد کفیل بخاری

احرار کا قافلۂ تحفظ ختم نبوت
محاسبۂ قادیانیت اور آپ کا تعاون

عقیدۂ ختم نبوت' اسلام کی روح، ایمان کی جان اور وحدتِ امت کی اساس ہے۔ امتِ مسلمہ کی بقاء و استحکام اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔ یہود و نصاریٰ نے تکمیل دین کے اعلان کے بعد پہلی ضرب عقیدۂ ختم نبوت پر لگائی تا کہ امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ نبی ختمی مرتبت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں حضرت فیروز ویلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مسیلمہ کذاب کو خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ جہادِ یمامہ میں سینکڑوں صحابہ شہید ہوئے مگر انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کے قولِ فیصل ''جو مرتد ہو جائے' اسے قتل کردو'' کو سچ کر دکھایا۔

یوں تو چودہ صدیوں میں تقریباً ایک سو کے قریب ملعون اور جھوٹے افراد نے نبوت کے دعوے کیے اور اپنے اپنے عہد میں عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر جہنم کا ایندھن بنے مگر گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے نصرانی حکمران 'انگریز نے امتِ مسلمہ میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لیے ایک ملعون شخص مرزا قادیانی کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ یہ شخص (بقول خود) ''انگریز کا وفادار اور خود کاشتہ پودا'' تھا اور اسی وفاداری کے تحت اس نے پہلے اپنے آپ کو مبلغ ومناظر اسلام کے طور پر متعارف کرایا اور پھر بتدریج مہدی، مجدد، مسیح موعود، ظلی وبروزی نبی اور آخر میں معاذ اللہ محمد واحمد (ﷺ) ہونے کا دعویٰ کیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور بعد میں علماء دیوبند نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ مسلمانوں میں اضطراب بڑھا اور محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری قدس سرہٗ نے فتنۂ قادیانیت کے عوامی محاسبہ کے لیے علماء حق کو تیار کیا۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں حضرت انور شاہ کاشمیریؒ نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا اور اُن کے ہاتھ پر فتنۂ قادیانیت کے محاسبہ وتعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کے تحت ''شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت'' قائم کر کے قافلۂ ختم نبوت تشکیل دیا۔ مرزا کی جنم بھومی قادیان میں احرار کا دفتر، ف مدرسہ، مسجد اور لنگر خانہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے تشدد، خوف وہراس اور زدوکوب کرنے کے تمام ذلیل ہتھکنڈے آزمائے مگر منہ کی کھائی۔

قادیانیوں نے کشمیر کو اپنی سازشوں کا مرکز بنایا تو مجلس احرار نے ۱۹۳۰ء کی تحریک کشمیر میں پچاس ہزار کارکنوں کی گرفتاری اور کئی کارکنوں کی شہادت پیش کر کے قادیانیوں کی سازش ناکام کی اور ڈوگرہ راج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

حضرت میاں قمر الدین رحمہ اللہ (لاہور) کو "ختم نبوت وقف قادیان" کا انچارج اور مولانا عنایت اللہ چشتیؒ (ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی) کو قادیان میں پہلا مبلغ مقرر کیا۔ پھر احرار رہنما حضرت مولانا محمد حیاتؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ قادیان کے مرکز احرار اسلام میں بیٹھ کر قادیانیوں کو للکارتے رہے اور قادیان کے مسلمانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔

۱۹۳۴ء میں مجلس احرار اسلام نے قادیان میں تین روزہ عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی، جس میں تمام زعماء احرار اور ہندوستان بھر کے علماء خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہم اللہ نے شرکت کی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے حلقہ کے تمام علماء سمیت تائید وحمایت کر کے مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی طرف سے مالی تعاون بھی فرمایا۔ اس مشن میں مجلس احرار اسلام کو برصغیر کے تمام علماء کی تائید وحمایت اور دعا وتعاون حاصل تھا۔ الحمدللہ! قادیانیوں کی ہوا اکھڑ گئی اور احرار کے قافلۂ تحفظ ختم نبوت کو فتح حاصل ہوئی۔

قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سازش کی اور انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے اُن کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرگرم ہو گئے۔ مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء کو متحد کر کے "کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" تشکیل دی۔

۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی۔ مارشل لاء لگا دیا گیا اور ہزاروں سرفروشانِ احرار اور فدائیانِ ختم نبوت گولیوں کا نشانہ بن کر شہید ہوئے۔ تمام رہنما قید کر لیے گئے۔ مگر شہداء کا خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں ایک بے مثال تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ جبکہ ۱۹۸۴ء میں قانون امتناعِ قادیانیت جاری ہوا۔

جون ۱۹۷۵ء میں ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ ربوہ میں داخل ہوئے اور تبلیغی جلسوں کے ذریعے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ فروری ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد قائم کی، جس کا سنگِ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دستِ حق پرست سے رکھا۔ مجاہدِ ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ نے بھی اس موقع پر خطاب فرمایا۔ حضرت سید عطاء المحسن

بخاری رحمہ اللہ کی امامت میں نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ پھر دونوں بھائیوں اور دیگر کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ ابناء امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے یہاں مدرسہ و مسجد قائم کر کے قادیانی ''قصرِ ضلالت'' میں زلزلہ برپا کر دیا۔

مجلس احرار اسلام کا یہ قافلۂ تحفظ ختم نبوت آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ پاکستان میں اس وقت تیس مراکز ختم نبوت، محاسبۂ قادیانیت کی جہدِ مبین میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں جناب شیخ عبدالواحد اور جرمنی میں جناب محمد اعظم ''احرار ختم نبوت مشن'' کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ہمہ وقت مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں موجود ہیں۔ نیز مولانا محمد مغیرہ مبلغین ختم نبوت تیار کر رہے ہیں۔ مسجد احرار چناب نگر میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ اسی طرح چنیوٹ، لاہور، چیچہ وطنی اور دیگر شہروں میں بھی تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ مرکز احرار لاہور اور دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی میں تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوتے ہیں۔ ردّ قادیانیت پر ہزاروں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جناب عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت مجلس احرار اسلام) برطانیہ، سعودی عرب اور پاکستان میں باقاعدگی سے دورے کر کے ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی موجودہ قیادت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور پروفیسر خالد شبیر احمد اپنے رفقاء کی بہترین صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب میں فعال و سرگرم ہیں۔ اس وقت مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مدنی مسجد چنیوٹ، عثمانیہ مسجد چیچہ وطنی اور مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان زیر تعمیر ہیں۔

مجلس احرار سلام کے شعبۂ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کے تحت قائم مدارس و مراکز، اساتذہ و مبلغین، طلباء کی رہائش خوراک، علاج اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ پر سالانہ اخراجات تقریباً ایک کروڑ روپے ہیں۔ جدید تعمیرات بجٹ کی کمی کی وجہ سے معلق ہیں۔

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی جماعت' مجلس احرار اور قافلۂ تحفظ ختم نبوت کے معاون بنیں، اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عطیات سے احرار ختم نبوت مشن کو مضبوط کریں۔ اللہ کی رضا کے لیے خرچ آپ کریں، دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ (ان شاءاللہ)

☆......☆......☆